شیعہ، خوجے اور بوہرے —— ایک جائزہ

بقلم (مولانا) حکیم محمود دریابادی (القاسمی)

کچھ دنوں قبل بوہرہ فرقے کے تعلق سے ایک تحریر نظر سے گزری تھی.اسی وقت سے خیال تھا کہ اس پر کچھ لکھوں گا.... مگر ہجومِ کار نے اجازت نہیں دی.... آج شب عاشور وقت نکال کر چند سطریں.. سپرد موبائیل.. کررہا ہوں...

یہ تو اکثر احباب جانتے ہوں گے یہ تشیع کے بطن سے نکلا ہوا ایک. فرقہ ہے....وہی شیعیت جس کا آغاز خلافت عثمانی میں ابن سبا اور اس کے متبعین کے ذریعئے ہوا تھا ان کے جہاں اور بہت سے غلط عقائد تھے وہیں بنیادی عقیدہ یہ تھا کہ حضرت علی حضور کے بلا فصل جانشین.وصی اور حقیقی وارث ہیں...

اگلے کچھ برسوں میں یہی شیعیت اس قدر تقسیم در تقسیم سے دوچار ہوئی ہے کہ اصل کی شناخت مشکل ہوگئی...

مثلا شیعوں کے نزدیک حضور کے بعد حضرت علی پہلے .حضرت حسن دوسرے.حضرت حسین تیسرے.زین العابدین چوتھے اور امام باقر پانچویں امام ہیں..

اختلاف کا آغاز

پانچویں امام تک سارے شیعہ متفق نظر آتے ہیں.مگر چھٹے امام سے اختلاف شروع ہوتا ہے...اثنا عشری شیعے. بوہرے اور خوجے وغیرہ باقر کے لڑکے جعفر صادق کو امام مانتے ہیں..مگر ایک طبقہ باقر کے دوسرے لڑکے زید کو امام تسلیم کرتا ہے.یہ زیدی فرقہ کہلاتا ہے. اگرچہ یہ فرقہ اعتقادی اور جذباتی طور پر شیعوں کے مقابلے میں ہمیشہ اہل سنت سے قریب رہاہے .. مشہور مصنف قاضی شوکانی اسی فرقے سے تعلق رکھتے تھے...یمن کے حوثی بھی زیدی ہیں مگر آجکل ایرانی اثرات نے انھیں شیعوں سے زیادہ قریب کردیا ہے....

اگلا اختلاف

امام جعفر کو چھٹا امام ماننے والے اثنا عشری. بوہرے اور خوجے ساتویں امام میں پھر مختلف ہوگئےہیں. اثنا عشری جعفر صادق کے لڑکے موسی کاظم کو ساتواں امام مانتے ہیں. مگر بوہرے خوجے جعفر صادق کے دوسرے لڑکے اسماعیل کو اپناامام تسلیم کرتے ہیں..

اس کے بعد بالترتیب امام رضا. علی نقی. علی تقی اور حسن عسکری. اثنا عشریوں کے آٹھویں نویں دسویں آور گیارہویں امام ہیں..... مگر حسن عسکری کے فرزند بارہویں امام مہدی اثناعشری عقیدے کے مطابق چھ سال کی عمر میں اصلی قران. عصائے موسی. انگشتری سلیماں اور تابوت سکینہ جیسے انبیا کے موروثی تبرکات لے کر سامرّہ (سرّمن راء) کے غار میں غائب ہوگئے... مبینہ طور پر اس وقت تک غائب رہیں گے جبتک دنیا میں ۳۱۳پکے اور مخلص شیعہ نہ ہوجائیں.... چنانچہ بارہ صدیاں گزر گئیں ساری دنیا کے شیعوں کی زبانیں .. عجل اللہ فرجہ.. عجل اللہ فرجہ.. کہتے کہتے خشک ہوئی جارہی ہیں مگر غالباب تک مطلوبہ مقدار میں مخلص شیعے فراہم نہیں ہوسکے ہیں.. جبکہ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ حسن عسکری لاولد فوت ہوئے تھے....

اسی فرضی بارہویں امام کو امام زمانہ. امام غائب. مہدی موعود وغیرہ بھی کہتے ہیں.... اسی مہدی موعود نے مسلمانوں کے اندر بابیت،
بہائیت. مہدویت، قادیانیت، دینداریت اور شکیل حنیف جیسے گمراہوں کو جنم دیا ہے....

بارہواں امام

تو خیر ! ذکر شیعوں کے بارہویں امام کا تھا جو کمسنی میں اپنے وزن سے کہیں زیادہ بھاری بھرکم اشیا لے کرپردہ غیب میں "تشریف بری" کرگئے... ا بتدا میں موصوف کی غیبت "غیبوبت صغری " تھی. یعنی مخصوص افراد کو ان سے ملنے اور عام شیعوں کے پیغامات عریضے وغیرہ پہونچانے کی اجازت تھی.... انھیں مخصوصین میں یعقوب کلینی بھی تھے... اسی زمانے میں کلینی نے.. اصول کافی.. نامی کتاب مرتب کی.

جو اثنا عشری شیعوں کے نزدیک صحیح ترین آحادیث کا مجموعہ ہے...اس کتاب کو امام غائب کا سرٹیفکٹ بھی حاصل ہے.اسی کتاب میں امام غائب کے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں... "ھذا کافٍ لشیعتنا".. اسی بنیاد پر اس کتاب کا نام اصول کافی رکھا گیا ہے.....

اس زمانے کی حکومت کو جب پتہ چلا کہ کچھ لوگ کسی غائب کا نمائندہ بن کر خلق خدا کو ٹھگ رہے ہیں تو تحقیقات شروع ہوئی، نام نہاد نمائندوں کو تلاش کیا جانے لگاتو سارے نمائندے خود بھی انڈر گراونڈ ہوگئے... اور امام کی غیبت صغری اب "غیبوبت کبری " میں بدل گئی جو تاہنوز جاری ہے.....اس کے بعد سے شیعوں کی درخواستیں اور عریضے امام زمانہ تک پہونچانے کا کام سمندر کے سپرد کردیا گیا ہے...چنانچہ شعبان کی پندرہویں شب کو شیعے اپنی تمنائیں مرادیں اور ضروریات لکھ کر سمندر میں ڈالتے نظر آتے ہیں.جن علاقوں میں سمندر نہیں ہے وہاں عریضوں کو بہتے پانی دریا نہر وغیرہ میں اس امید کے ساتھ پوسٹ کیا جاتا ہے کہ یہ بالاخر بہتے ہوئے سمندر تک پہونچ جائیں گے......

بوہرے اور خوجے.

پہلے گزر چکا کہ چھٹے امام جعفر تک اثنا عشری.بوہرے اور خوجے متفق تھے البتہ ساتویں امام شیعہ اثنا عشریوں کے نزدیک موسی کاظم بن جعفراور بوہروں خوجوں کے نزدیک اسماعیل بن جعفر ہیں....

اب آگے مستنصر باللہ تک بوہرے اور خوجے متفق نظر آتے ہیں جو ان کا اٹھارواں امام ہے... مستنصر کے دو لڑکے تھے."مستعلی" جس کو بوہرے انیسواں امام اور "نزار " جس کو خوجے انیسواں امام مانتے ہیں...

آج کل کریم آغا خان خوجوں کا انچاسواں امام ہے ... پیرس میں رہتا ہے انتہائی دولت مند ہے. مغربی معاشرت کا عادی ہے ریس کے گھوڑوں کاشوقین ہے... کسی دوسرے ملک میں جاتا ہے تو وہاں اسے کسی سربراہ مملکت جیسا سرکاری پڑوکول دیا جاتا ہے...خوجے عام طور پر تجارت پیشہ اور متمول ہوتے ہیں.کچھ دنوں قبل تک ہندوستان کی سب سے مالدار شخصیت کہے جانے والے "پریم جی " بھی خوجہ ہیں...

باطنی مذاہب.

یوں تو شیعہ بوہرہ اور خوجہ سارے "باطنی " مذہب ہیں... جس میں نصوص کے ظاہری معنی جو بھی ہوں مگر امام کی طرف سے ملنے والی سینہ بسینہ تعلیم کی بنیاد پر بتائے جانے والے باطنی معنی ہی معتبر سمجھے جاتے ہیں...چنانچہ نماز روزہ حج زکوٰۃ سے لے کر شیطان فرعون ہامان وغیرہ تک کے حقیقی معنی وہی سمجھے جاتے ہیں جو امام نے خاموشی سے بتائے ہوں....

ان میں سب زیادہ باطنیت کا شکار خوجہ فرقہ نظر آتا ہے...چنانچہ خوجے نہ تو نماز پڑھتے ہیں.نہ روزہ حج زکات سے انھیں کوئی مطلب ہے....ان کی مسجدیں نہیں ہوتیں....جہاں ان کی قابل ذکر آبادی ہوتی ہے وہاں پر ایک عمارت جماعت خانہ کے نام سے ضرور ہوتی ہے..جہاں مختلف موقعوں پر کئی طرح کے پروگرام ہوتے ہیں جن میں مرد وعورتیں مشترکہ طور پر شامل ہوتے ہیں.میوزک وغیرہ بھی ہوتا ہے....جماعت خانے کے ایک گوشے میں گرجاوں اور مندروں کی طرح موم بتیاں اور ناریل بھی دکھائی دیتے ہیں.....

مجموعی طور پر خوجے صلح کلی مزاج رکھنے والے ہوتے ہیں.ان کے سربراہ آغا خاں کی طرف سے ان لوگوں کے لئے ہاوسنگ سوسائیٹاں، کوآپریٹو بنک،مفت علاج ومعالجہ کے لئے شاندار اسپتال وغیرہ کی سہولتیں دی جاتی ہیں...

مذہب کے بارے میں عام خوجوں کو خود بھی کوئی معلومات نہیں ہوتی.اور نہ ہی ان مذہبی کتابیں ملتی ہیں ان کے پڑھے لکھے لوگ بھی اپنے مذہب پر کبھی بات نہیں کرتے....

ان لوگوں کے درمیان اصلاحی کام کرنے کی شدید ضرورت ہے...کچھ لوگوں نے ان کے درمیان کام کیا ہے الحمداللہ اس کے اچھے نتائج بر آمد ہوئے ہیں ایک بڑی تعداد مذہب حق اختیار کرچکی ہے.ان کو سنی خوجہ کہا جاتا ہے..

الحمد اللہ سنی خوجوں کی مسجدیں ہیں قبرستان بھی ہیں..... لیکن افسوس یہ بھی ہے کہ ان کے درمیان اثنا عشریوں نے بھی محنت کی اور ایک تعداد شیعہ خوجہ بن گئی ہے..ان شیعہ خوجوں کی بھی اپنی مسجدیں اور قبرستان ہیں... ممبئ جیسے شہر میں شیعوں کی سرگرمیوں کے لئے سرمایہ فراہم کرنے والے یہی شیعہ خوجہ ہیں...

بوہرے

اب آتے ہیں ایک اور باطنی فرقے بوہروں کی طرف.... پہلے گزر چکا کہ اٹھارویں امام کے بعد بوہرے اور خوجے الگ ہوگئے تھے.خوجوں نے نزار اور بوہروں نے مستعلی کو انیسواں امام مانا تھا... آگے بوہروں کا اکیسواں امام "طیب عامر " غائب ہوگیا....بوہروں کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اس کے بعد بھی امامت کا سلسلہ جاری رکھتا ہے اور چھبیسویں ویں امام سلیمان کو غائب مانتا ہے یہ سلیمانی بوہرہ کہلاتے ہیں...یہ بوہروں میں ایک چھوٹی سی ناقابل ذکر جماعت ہے...اس لئے ہم آگے اسی بوہرہ جماعت کا ذکر کریں گے جو اکیسویں کو غائب مانتے ہیں یہ داودی بوہرہ ہیں جو تعداد میں بھی زیادہ ہیں...

داعی مطلق

اکیسویں امام کی غیبت کے بعد داودی بوہروں میں "داعی مطلق " کا سلسلہ شروع ہوتا ہے..... یہ امام کے بعد ان ہی کے نامزد کردہ ان کے نمائندے اور نائب ہوتے ہیں...ہر داعی اپنے بعد کا داعی نامزد کرتا ہے جس کو "نص " کرنا کہتے ہیں....بوہرے اپنے داعی کو " سیدنا "کا لقب دیتے ہیں..ان داعیوں کو تمام بوہروں کے جان مال کا مالک اور بڑی حد تک خدائی اختیارات کا حامل بھی سمجھا جانے لگا ہے......داعی کی اجازت کے بغیر کوئی بوہرہ نہ تو شادی کرسکتا ہے نہ اپنے بچے کا نام رکھ سکتا ہے...حج وعمرے کے لئے بھی اجازت جس کو "رضا "کہتے لینا ضروری ہے...ہر موقعے پر داعی کی خدمت میں "نذرانہ " دینا لازم ہے....میت کی تدفین کے لئے بھی داعی کی اجازت درکار ہوتی ہے.....

چنانچہ باغیوں کو ان کے قبرستانوں میں دفن نہیں کیا جاسکتا. غرض بوہرہ داعیوں کی ایک اپنی ریاست ہوتی ہے عرب ممالک میں انھیں " سلطان البواھر " بھی کہا جاتا ہے...

بوہرہ داعی ہر علاقے میں عامل مقرر کرتا ہے جس کا کام مقامی.بوہروں کے مذہبی امور نکاح وغیرہ انجام دینا اور نذرانوں کو داعی کے دفتر تک پہونچاناہے.....چند عاملوں کے اوپر ایک "مکاثر" ہوتا ہے جو عاملین کی کارکردی پر نظر رکھتا ہے ...مکاثر کے اوپر "ماذون" ہوتا ہے....ماذون کے اختیارات بہت ذیادہ ہوتے ہیں.....داعی کا دفتر ایک سکریٹریٹ کے طور پر کام کرتا ہے.مختلف امور کے الگ الگ نگراں ہوتے ہیں...

مثلا اہل سنت اور دیگر اسلامی فرقوں سے تعلقات کے لئے الگ ذمہ دار ہے جو وقت ضرورت مسلمان مشاہیر سے رابطے میں رہتا ہے اور داعی کے حکم کے مطابق مشترکہ مسلم معاملات میں بوہروں کی نمائندگی کرتا ہے.... حکومتی سطح پر وزرا سے رابطے کا الگ ذمہ دار ہے جو آنے والی ہر حکومت تک بوہروں کی ہمدردی پہونچاتا
ہے.....چنانچہ چند سال قبل ممبئ میں ان کے سیفی اسپتال کے افتتاح کے لئے اس وقت کے وزیر اعظم منموہن سنگھ آئے تھے.اور پچھلے دنوں وزیر اعظم مودی نے موجودہ داعی سے اس کی رہائش گاہ پر ملاقات کی تھی.....اس سے قبل کے وزرائے اعظم نہرو،اندرا، راجیو گاندھی وغیرہ سے بھی اس وقت کے داعیوں کے اچھے تعلقات رہے ہیں....

حد تو تب ہوگئی جب موجودہ ترپن ویں داعی مفضل سیف الدین جو اس سال پاکستان میں محرم کی مجلسیں پڑھ رہا ہے.سے مشہور مبلغ مولانا طارق جمیل نے بھی اس کی قیام گاہ پر ملاقات کرکے اس کی اڑھائی ہوئی شال قبول کی ..... اس کا ویڈیو شوشل میڈیا پر بھی دیکھا گیا...اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ بوہروں کا شعبہ رابطہ عامہ کتنا مضبوط اور مستعد ہے.....

بوہرہ داعی ہر سال الگ الگ ملک میں محرم کی مجلسیں پڑھتا ہے...جہاں بھی یہ مجلسیں ہوتی ہیں وہاں بڑی تعداد میں ساری دنیا سے بوہرے پہونچتے ہیں....ان مجلسوں میں تبرا بھی کیا جاتا ہے مگر چونکہ یہ مجلسیں گجراتی زبان میں ہوتی ہیں اس لئے عموما مسلمانوں کے سمجھ میں نہیں آتیں....

دراصل غالبا ۱۹۹۰ میں اس وقت کے داعی برہان الدین نے ممبئ میں محرم منایا تھا اور آخری مجلس میں اس نے ام المومنین اور خلفاء ثلاثہ پر تبرا کیا...چونکہ ممبئ میں گجراتی عام طور پر سمجھی جاتی ہے اس لئے اسی وقت ہنگامہ ہو گیا...کچھ مسلمان اس کی مجلس میں گھس گئے مار پیٹ ہوئی...دوسرے دن بڑا احتجاجی جلسہ ہوا تین دن کے اندر عوامی طور پر معافی کا مطالبہ کیا گیا...مگر معافی کے بجائے مضحکہ خیز وضاحتی بیان دے کر معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کی گئ .... پھر وہ ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا...ہزاروں مسلمانوں نے بوہرہ علاقے کو گھیر لیا ...توڑ پھوڑ ہنگامے ہوئے. دو بوہرے ہلاک بھی ہوئے....بہر حال بعد از خرابی بسیار برہان الدین نے ٹیلیویزن پر اس وقت کے وزیر اعلی شرد پوار کی موجودگی میں تحریری معافی مانگی....تب جاکر یہ معاملہ ختم ہوا....

بغیر نص کے دعوت

پہلے گزر چکا کہ داعی کے لئے انتہائی ضروری یہ ہے کہ اس کو اس سے پہلے کے داعی نے نامزد کیا ہو اسی کو "نص" بھی کہتے ہیں...مگر بوہرہ تاریخ میں نص سے متعلق بھی ایک تنازعہ موجود ہے......

کہتے ہیں کہ چھیالیسویں داعی بدرالدین نے کی موت نص کرنے سے پہلے ہی ہوگئ تھی..اس لئے سینتالیسویں داعی عبد القادر نجم الدین کو شرعی داعی نہیں کہا جاسکتا.... سورت میں بوہروں کا سب سے بڑا مذہبی مدرسہ جامعہ سیفیہ ہے.اس کے ایک سینئر شیخ نے اپنے درس میں یہی بات کہہ دی تھی کہ موجودہ دعوت بغیر نص کے چل رہی ہے...... نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ دنوں بعد پر اسرار طور پر ان کی موت ہوگئ....

موجودہ داعی مفضل سیف الدین کے بارے میں بھی تنازعہ ہے... پچھلے داعی برہان الدین کے بھائی حذیفہ نے باقاعدہ عدالت میں دعوی کیا ہے کہ نص میرے بارے میں ہے اس لئے داعی ہونے کا حق مجھے ہے.... برہان الدین نے حذیفہ کو ماذون بھی بنایا تھا.... مگر عام بوہروں نے اس دعوے کو قبول نہیں کیا... اور پھر حذیفہ کا انتقال بھی ہو گیا ہے.....

بوہرہ باغی گروپ

اکیاونویں داعی طاہر سیف الدین کے وقت سے جب عام بوہروں پر ان کی زیادتیاں، چیرہ دستیاں اور ناانصافیاں زیادہ ہونے لگیں تو بوہروں کے درمیان اصغر علی انجینئر، نعمان کنٹراکٹر وغیرہ کی قیادت میں اصلاحی تحریک شروع ہوئی... اس دوران نعمان کی لڑکی کی شادی میں کوئی بوہرہ قاضی نکاح پڑھانے کو تیار نہیں ہوا... اس کے انتقال پر کسی بوہرہ قبرستان میں اسے دفن نہیں کرنے دیا گیا-

ممبئی مرکنٹائل بنک ایک بوہرہ اللہ بخش نے قائم کیا تھا. زین الدین رنگون والا مینجگ ڈائرکٹر بھی بوہرہ تھے. یہ لوگ بھی بوہرہ سربراہ کے مظالم سے تنگ آکر اصلاحی تحریک کے ساتھ ہوگئے... چنانچہ داعی مطلق نے فرمان جاری کر دیا کہ سارے بوہرے اس بنک کا بائیکاٹ کریں اپنا سارا سرمایہ نکال لیں... اس کی ملازمت چھوڑدیں.... تقریبا سارے بوہروں نے وہاں کے اپنے اکاونٹ بند کر دئے... سرمایہ دوسری بنکوں میں منتقل کر دیا... نوکریاں چھوڑدیں..... اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ یہ نوکریاں دوسرے مسلم نوجوانوں کو مل گئیں...

اس اصلاحی تحریک کو عام مسلمانوں کی ہمدردیاں اور انصاف پسند غیر مسلموں کی حمائت بھی حاصل تھی یہ تحریک اور بھی کامیاب ہوتی مگر بوہرہ داعیوں کی دولت ان کی دادودہش نے بہتوں کو خاموش کر دیا نیز یہ تحریک بوہروں تک محدود رہنے کے بجائے چھاگلہ، حمید دلوائی وغیرہ کے اثرات کا شکار ہو کر مسلم پرسنل لا اور کامن سول کوڈ وغیرہ کے سلسلے میں عام مسلمانوں کی مخالفت کرنے لگی جس کی وجہ سے مسلمان بھی اس سے دور ہوتے چلے گئے...

بوہرہ کالونی..

اکیاون ویں داعی طاہر سیف الدین کی موت کے بعد اسے بھنڈی بازار ممبئی کے بوہری محلہ میں دفن کیا گیا...پھر اسکی قبر پر عالیشان مقبرہ تعمیر ہوا....۱۹۷۸ میں اس کے افتتاح کے لئے صدر جمہوریہ فخر الدین علی احمد، شیخ الازہر ڈاکٹر عبد الحلیم، قاری باسط مصری، قاری خلیل الحصری.متعدد مسلم ممالک کے وزرا اور سفرا بھی شریک ہوئے...کچھ اور علما کا نام بھی لیا جاتا ہے مگر مجھے اس کی تحقیق نہیں ہے.... پچھلے سال باونویں داعی برہان الدین کو بھی وہیں دفن کیا گیاہے....

اب مقبرے کی آس پاس کی تمام عمارتیں بوہروں نے زبردستی زور دباو اور لالچ دے کر خرید لی ہیں...ساری بلڈگیں توڑ کر از سر نو تعمیر کی جارہی ہیں..... حکومت سے پلان منظور کرالیا گیا ہے.... آس پاس کی مساجد اور مزارات کو بھی ہٹانے کا پروگرام تھا مگر مقامی لوگوں کی مخالفت کے ڈر سے ایسا نہیں ہوپایا ہے.....وہ دن دور نہیں جب بھنڈی بازار جیسا مسلم اکثریتی علاقہ بوہرہ اکثریتی علاقہ ہوجائے گا...

حرف آخر

ابتدا میں صرف بوہروں پر ہی لکھنے کا ارادہ تھا مگر لکھتے لکھتے پوری شیعت بیان ہوگئی... شیعوں اور بوہروں کے کچھ اور چھوتے چھوٹے فرقے ہیں جیسے "نصیری " جو حضرت علی کو خدا مانتے ہیں انھیں علوی بھی کہا جاتا ہے....شام کا" بشار رجیم "اسی فرقے سے تعلق رکھتا ہے.....اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ "اخباری" کہلاتا ہے...یہ تقلید کے بجائے ظاہری روایات پر عمل کرتے ہیں.....بوہروں کا ایک فرقہ" دروزی " اور ایک "علوی" بھی ہے..... یہ سب چھوٹے فرقے ہیں اور ان کے بارے میں معلومات بھی دستیاب نہیں ہے....

نوٹ:

بوہروں کے تعلق سے مضمون میں احقر سے کچھ فروگزاشت ہوگئیں ہے... پہلی یہ کہ ممبئی میں بوہرہ مقبرے کا افتتاح ۱۹۷۸ میں نہیں بلکہ ۱۹۷۵ میں ہوا تھا....

دوسری یہ کہ برہان الدین کے بعد اس کے جس بھائی نے داعی بننے کے لئے عدالت میں دعوی کیا تھا اس کا نام حذیفہ نہیں خزیمہ قطب الدین ہے....
حذیفہ دراصل برہان الدین کے بڑے لڑکے کا نام ہے....چونکہ یہ لڑکا رابطہ عامہ اور دیگر بوہرہ سرگرمیوں پیش پیش رہتا تھا اس لئے سب کو امید تھی کہ یہی جانشین ہوگا.....

مگر برہان الدین نے موت سے چند سال قبل ہی اچانک موجودہ داعی مفضل کو نامزد کردیا.....

حذیفہ سمیت ساری بوہرہ قوم نے بسروچشم اس نامزدگی کو قبول کرلیا کوئی مخالفت نہیں ہوئی....

اس سے بوہرہ قوم کے جذبہ سمع وطاعت کا پتہ چلتا ہے...

خزیمہ نے بھی برہان الدین کی زندگی میں کوئی آواز نہیں اٹھائی...
بعد میں عدالت میں دعوی ضرور کیا مگر بوہروں نے اس کو کوئی اہمیت نہیں دی...



نوٹ : حضرت مولانا حکیم محمود خان صاحب دریابادی
کا یہ مضمون گزشتہ سال ۔۱۴۳۹ھ شب عاشورہ کا ہے